

منہج تخریج حدیث

تحریر ڈاکٹر افتخار احمد

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

AN INTRODUCTION

Islamic law is the knowledge, which has been revealed by almighty Allah. It has two basic sources one is the Holy Qur'an and the other is the Hadith (practice of the Prophet (PBUH)). The Qur'anic injunctions are brief and some times it needs explanation. Explanation of those injunctions is the duty of the Prophet. The Prophet (PBUH) used to explain the Qur'an whenever he felt he felt necessary and some times through the questions of his companions, i.e. sahaba (R.A). In early century when the compilation of the ahadith was being made the muhadithin used to write matan (text of the hadith) along with the sand (chain of the narration) of the hadith. As a result of their efforts and interest of the society

the knowledge of the ahadith became so popular and the people so aware of the saying of the Prophet (PBUH). The procedure of quoting the sanad and matan together was changed by some of the muhaddithin started writing ahadith without isnad. The same procedure of quoting ahadith without isnad was also adopted in other subjects. Now new scholars of the time face difficulty in determining the authenticity of a hadith when ever see a hadith without in sanad. This problem has been solved through takhrij -e- hadith by the muhadithin to determine the authenticity of that particular hadith. They have introduced five methods for the search of a hadith and by using those methods a scholar can easily find the required hadith. This article contains one out of those five methods along with its necessary references for the benefit of the researchers.

اسلامی قانون کے دو بنیادی ماخذ ہیں، ایک اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآن مجید۔ اور دوسرا رسول اکرم ﷺ کی حدیث۔ قرآن مجید میں بیسیوں احکام مجمل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں ان مجمل احکام کے بیان و تفسیر کا پہلا حق رسول اکرم ﷺ کو دیا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے بعض اوقات از خود اور بعض اوقات صحابہ کرام کے استفسار پر مجمل احکام کی تشریح کا فریضہ سرانجام دیا۔

جب تدوین حدیث کا باضابطہ آغاز ہوا تو متقدمین نے جہاں بھی حضور اکرم ﷺ کی احادیث سے استشہاد کیا وہاں ان کو مع اسناد ذکر کیا یہ کام ہمیں تفسیر و حدیث کی ضابطہ کتب میں نظر آتا ہے۔

اس کے بعد جب علوم کی تقسیم ہوئی اور ہر علم ایک مستقل حیثیت اختیار کر گیا، اور اس فن کے ماہرین نے اپنی تالیفات میں احادیث سے استدلال برابر جاری رکھا، لیکن انہوں نے اپنی کتب میں پوری حدیث ذکر کرنے کے بجائے بعض اوقات حدیث کا کوئی جملہ یا کوئی خاص حصہ یا بعض اوقات حدیث بغیر سند کے ذکر کر دی۔ یہ طریقہ ہمیں عقائد، تفسیر، احکام القرآن، حدیث "مختصر مجموعوں" اصول فقہ، فقہ، تصوف اور تاریخ میں ملتا ہے، اور اب متاخرین کی کتب میں تو اس کی اور بھی کثرت ہے۔ اب اگر کوئی آدمی کسی کتاب میں درج حدیث کا درجہ و حیثیت معلوم کرنا چاہے، نیز یہ کہ حدیث کس کتاب میں ہے تو اس کے لئے بڑی مشکل تھی۔ اور اس مشکل کا احساس علماء کو پہلے ہی ہو گیا تھا۔ اس لیے انہوں نے متعدد کتب میں درج شدہ احادیث کی تخریج کی، اور اگر کہیں ضرورت محسوس ہوئی تو اس حدیث کا صحت و سقم کے اعتبار سے درجہ بھی متعین کیا۔

منہج تخریج حدیث

اس وقت حدیث کی بلا مبالغہ سینکڑوں کتب موجود ہیں اور علماء نے ان کتب سے حدیث تلاش کرنے کے پانچ اسالیب و مناہج (طریقوں) کا ذکر کیا ہے۔ اور وہ اسالیب درج ذیل ہیں:

- ۱۔ حدیث کے راوی (صحابی) کا نام معلوم ہو۔
- ۲۔ متن حدیث کا پہلا لفظ معلوم ہو۔
- ۳۔ متن حدیث کا مشہور لفظ معلوم ہو۔
- ۴۔ مطلوبہ حدیث کا موضوع معلوم ہو۔
- ۵۔ حدیث کے متن اور سند کے اعتبار سے (اس) حدیث کے خاص مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے حدیث تلاش کی جاسکتی ہے، اس مقالے میں راقم نے منہج تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے چوتھے طریقے) کا ذکر کیا ہے۔ نیز یہ کہ اس سلسلے میں کن کن کتب حدیث کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے؟

حدیث کو اس کے موضوع و مضمون کا تعین کر کے تلاش کیا جائے:

۱۔ اس طریقے کی طرف کب رجوع کیا جائے؟

اگر کوئی محقق حدیث تلاش کرنا چاہے تو اسے سب سے پہلے اس حدیث کا موضوع متعین کرنا چاہیے اور موضوع کی تعین علمی ذوق اور تجربے کی مناسبت سے ہی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض اوقات ایک حدیث ایک سے زائد موضوعات سے متعلق ہوتی ہے، اس لئے

منہج تخریج حدیث

ہر شخص ہر حدیث کا موضوع آسانی سے متعین نہیں کر سکتا، اور خاص طور اس وقت یہ وقت اور بڑھ جاتی ہے جب بعض احادیث کے بارے میں یہ معلوم نہ ہو کہ اس حدیث کا خاص موضوع کیا ہے؟ بہر حال ان سب مشکلات کے باوجود بوقت ضرورت اس طریقے کو حدیث کی تلاش کے سلسلے میں استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسرے طریقے کی عدم موجودگی میں یہ طریقہ سب سے آسان ہے۔

۲۔ یہ طریقہ کب استعمال کیا جائے؟

ایسی نئی کتب حدیث جو فقہی ابواب اور موضوعات پر مرتب کی گئی ہیں، ان کتب سے حدیث تلاش کرنے کے وقت مذکورہ بالا طریقے سے استفادہ کیا جائے گا، ایسی کتب کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، ہم ان کتب کو تین اقسام پر تقسیم کر سکتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ ایسی کتب جو دین کے تمام ابواب و موضوعات پر مشتمل ہوں۔ ان کی متعدد اقسام ہیں، ان میں مشہور درج ذیل ہیں:

- ۱۔ الجوامع
- ۲۔ المستخرجات والمستدرکات علی الجوامع۔
- ۳۔ المجامع
- ۴۔ الزوائد
- ۵۔ مفتاح کنوز السنہ

۲۔ ایسی کتب حدیث جو دین کے اکثر ابواب و موضوعات پر مشتمل ہوں، انکی بھی متعدد انواع ہیں، ان میں سے مشہور درج ذیل ہیں:

- ۱۔ السنن
- ۲۔ المصنفات
- ۳۔ الموطات

۴۔ المستخرجات علی السنن

۳۔ ایسی کتب حدیث جو ابواب دین میں سے کسی خاص موضوع پر مشتمل ہوں اس کی متعدد انواع ہیں، ان میں درج ذیل زیادہ مشہور ہیں:

- | | | |
|---|---------------------|------------|
| ۱۔ الاجزاء | ۲۔ الترغیب والترہیب | ۳۔ الزہد |
| ۴۔ الفضائل | ۵۔ الآداب | ۶۔ الاخلاق |
| ۷۔ خاص موضوعات جیسے ۸۔ کسی دوسرے فن میں لکھی گئی ۹۔ کتب تخریج | | |
| اخلاص وغیرہ کتاب جیسے تفسیر، تاریخ وغیرہ | | |
| ۱۰۔ کتب حدیث کی شروح و تعلیقات | | |

۱۔ ایسی کتب حدیث جو دین کے تمام ابواب و موضوعات پر مشتمل ہیں:

اس قسم کی کتب سے وہ کتب حدیث مراد ہیں جن کو ان کے مؤلفین نے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہو، اور وہ کتب تمام موضوعات دین پر مشتمل ہوں۔ مثلاً: ان میں ایمان، طہارت، عبادات، معاملات، نکاح، تاریخ، سیر، مناقب، تفسیر، آداب، مواعظ، قیامت کے حالات، جنت و جہنم کا ذکر، مستقبل کے فتنوں کا تذکرہ اور علامات وغیرہ سب

ان میں مذکور ہوں۔

۱۔ اس قسم کی کتب حدیث کے کئی نام ہیں، ان میں سے زیادہ مشہور درج ذیل ہیں:

۱۔ الجوامع ۲۔ المستخرجات علی ۳۔ المستدرکات علی

الجوامع الجوامع

۴۔ المجامیع ۵۔ الزوائد ۶۔ مفتاح کنوز السنہ

اب ہم ان کتب حدیث میں سے ہر ایک کی تعریف، کتب اور ان کا طریقہ ذکر کرتے ہیں:

۱۔ الجوامع:

الجوامع جامع کی جمع ہے اور ”جامع“ محدثین کی اصطلاح میں حدیث کی ہر اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں وہ تمام احادیث مذکور ہوں، جن کی ایک مسلمان کو ضرورت پیش آتی ہے، مثلاً عقائد، احکام، کھانے پینے کے آداب، سفر کے آداب، تفسیر، تاریخ، سیر، فتن، فضائل وغیرہ (جن کا ذکر پہلے بھی گزرا ہے) جوامع کی مشہور کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ جامع الاصول من احادیث الرسول، ابن الاثیر ۶۰۶ھ) ۱۔

اس کا اختصار وجیہ الدین عبدالرحمن علی بن محمد بن عمر الربیع (۹۵۰ھ) ۲۔

- ۲۔ تیسیر الوصول الی جامع الاصول یہ کتاب دو جلدوں میں ہے ۳۔
 - ایک اختصار شرف الدین ابوالقاسم ھبہ اللہ الشافعی نے کیا ہے، (۷۳۸ھ) ۴۔
 - ۳۔ اور اس کا نام ’تجرید جامع الاصول من احادیث الرسول‘ ہے۔
 - ۴۔ جامع الجوامع السبعة : صحیحین سنن اربعہ ، دارمی، ابو عبد اللہ (محمد بن عتیق) بن علی التجیبی الغرناطی (۶۴۶ھ) ۵۔
 - ۵۔ الجمع بین الاصول الستہ و مسانید (احمد ، البزار ، و ابی یعلیٰ ، والمعجم الکبیر) عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن عمر ابن کثیر (۷۷۴ھ) ۶، اس کا پورا نام: ”جامع المسانید والسنن الھادی لاقوم السنن“ ۷۔
 - ۶۔ جامع المسانید ابو الفرج ابن الجوزی ۸ اس میں صحیحین ، مسند احمد ، ترمذی ، (یہ بھی مسانید کی ترتیب پر ہے) ۹۔
 - ۷۔ جامع المسانید * اجلال الدین السیوطی ۱۱۔
 - ۸۔ جامع ابو عبد اللہ سفیان بن سعید بن مسروق (م ۱۶۱ھ) ۱۲۔
 - ۹۔ جامع المسانید : امام ابی الموید محمد بن محمود الخوازمی (۳۳۶ھ) ۱۳۔
- اس میں پندرہ مسانید کا تذکرہ ہے جن کو درج ذیل ائمہ نے جمع کیا ہے:-

- ۱- مسند ابو محمد عبدالله بن محمد بن یعقوب ابن الحارث (۲۵۸-۳۴۰ھ) بن خلیل الکلابازی الحارثی ۱۴-
- ۲- حافظ ابو القاسم طلحة بن محمد بن جعفر الشاهد العدل (۱۵)-
- ۳- ابو الحسین محمد بن المظفر بن هرسی بن عیسی (۳۷۹مھ) ۱۶-
- ۴- ابو نعیم احمد بن عبدالله احمد اصفهانی (۳۳۶-۴۳۰مھ) ۱۷-
- ۵- ابوبکر محمد بن عبد الباقي ابن محمد الانصاری البغدادی الحنبلی (۴۴۳-۵۳۰مھ) ۱۸-
- ۶- حافظ ابو احمد بن عبدالله بن عدی الجرجانی (۲۷۷-۳۶۵مھ) ۱۹-
- ۷- امام حسن بن زیاد اللؤلؤی (۱۱۶-۲۰۴مھ) ۲۰-
- ۸- حافظ عمر بن الحسن الاشنانی (۳۳۹مھ) ۲۱-
- ۹- امام ابوبکر احمد بن محمد بن خالد بن خلی الکلاعی ۲۲-
- ۱۰- حافظ ابو عبدالله محمد بن الحسین بن محمد ابن خسرو البلیخی ۲۳-
- ۱۱- امام ابو یوسف القاضی یعقوب بن ابراهیم (۱۸۴مھ) ۲۴-
- ۱۲- امام محمد بن الحسن الشیبانی (۱۸۹، ۱۳۱، ۲۵) ۲۵-
- ۱۳- امام حماد بن ابی حنیفه (۱۷۶مھ) ۲۶-

منہج تخریج حدیث

۱۴۔ امام محمد بن الحسن (۱۳۱-۱۸۹ھ) ۲۷۔

۱۵۔ امام حافظ ابو القاسم عبداللہ بن محمد ابن ابی العوام ۲۸۔

یہ کتاب المکتبۃ الاسلامیہ، سمندری فیصل آباد سے دو جلدوں میں شائع ہو گئی ہے۔ اب ہم ”الجامع الصحيح للبخاری“ کا تعارف کر رہے ہیں تاکہ جوامع کی مزید وضاحت ہو سکے۔

الجامع الصحيح للبخاری:

امام محمد بن اسماعیل البخاری (۱۹۴-۲۰۶ھ) ۲۹۔ نے اپنی اس کتاب کا پورا نام یہ رکھا تھا ”الجامع الصحيح المسند المختصر من امور رسول الله ﷺ وسننه وایامہ“۔

امام بخاری نے اسے فقہی ابواب کے مطابق مرتب کیا ہے۔ لیکن آغاز ”کتاب بدء الوحي“ سے کیا، پھر ”کتاب الايمان“ اس کے بعد ”کتاب العلم“ وعبادت وطہارت وغیرہ ذکر کئے ہیں اور اختتام ”کتاب التوحيد“ پر کیا ہے۔

امام بخاری نے اپنی اس صحیح میں مجموعی طور پر (۹۷) ستانوں کے کتب کے عنوانات ذکر کئے ہیں۔ ہر کتاب کے ذیل میں متعدد ابواب ذکر کئے ہیں، اور ہر باب میں متعدد احادیث ہیں۔

اب ہم ذیل میں صحیح بخاری میں مذکور عنوان کی فہرست دے رہے ہیں تاکہ محقق کو یہ

منہج تخریج حدیث

اندازہ ہو سکے کہ جوامع کس طرح دین کے موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ یہ عنوانات امام بخاری نے خود ذکر کئے ہیں۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
۱۔	بدء الوحى -	۲۔	الايمان -
۳۔	العلم -	۴۔	الوضوء -
۵۔	الغسل -	۶۔	الحیض -
۷۔	التیمم -	۸۔	الصلاة -
۹۔	مواقیت الصلاة -	۱۰۔	الاذان -
۱۱۔	الجمعة -	۱۲۔	الخوف -
۱۳۔	العیدین -	۱۴۔	الوتر -
۱۵۔	الاستسقاء -	۱۶۔	الکسوف -
۱۷۔	سجود القرآن -	۱۸۔	تقصیر الصلاة -
۱۹۔	التہجد -	۲۰۔	الصلاة فی مسجد مكة والمدينة -
۲۱۔	العمل فی الصلاة -	۲۲۔	السہو -
۲۳۔	الجنائز -	۲۴۔	الزكاة -

٢٥-	الحج-	٢٦-	العمرة..
٢٧-	المعتمر-	٢٨-	جزاء الصيد-
٢٩-	فضائل المدينة-	٣٠-	الصوم-
٣١-	صلاة التراويح-	٣٢-	فضل ليلة القدر-
٣٣-	الاعتكاف-	٣٤-	البيوع-
٣٥-	السلم-	٣٦-	الشفعة-
٣٧-	الاجازة-	٣٨-	الحوالات-
٣٩-	الكفالة-	٤٠-	الوكالة-
٤١-	الشرب والمساقاة-	٤٢-	الاستقراض واداء الديون-
٤٣-	الخصومات-	٤٤-	اللقطة والمساقاة-
٤٥-	المظالم والغصب-	٤٦-	الشركة-
٤٧-	الرهن-	٤٨-	العتق والغصب-
٤٩-	المكاتب-	٥٠-	الهبة-
٥١-	الشهادات-	٥٢-	الصلح-
٥٣-	الشروط-	٥٤-	الوصايا-
٥٥-	الجهاد والسير-	٥٦-	فرض الخمس -

۵۷۔	الجزية۔	۵۸۔	بدء الخلق۔
۵۹۔	الانبياء۔	۶۰۔	المناقب۔
۶۱۔	فضائل اصحاب النبي ﷺ	۶۲۔	مناقب الانصار۔
۶۳۔	المغازی۔	۶۴۔	تفسير القرآن۔
۶۵۔	فضائل القرآن۔	۶۶۔	النكاح۔
۶۷۔	الطلاق۔	۶۸۔	النفقات۔
۶۹۔	الاطعمة۔	۷۰۔	العقبة۔
۷۱۔	الذبائح والصيد۔	۷۲۔	الاضاحی۔
۷۳۔	الاشربة۔	۷۴۔	المرضى۔
۷۵۔	الطب۔	۷۶۔	اللباس۔
۷۷۔	الادب۔	۷۸۔	الاستئذان۔
۷۹۔	الدعوات۔	۸۰۔	الرقاق۔
۸۱۔	القدر۔	۸۲۔	الايمان والندور۔
۸۳۔	الكفارات۔	۸۴۔	الفرائض۔
۸۵۔	الحدود۔	۸۶۔	الديات۔

۸۷۔	استتابة المرتدين -	۸۸۔	الاکراه۔
۸۹۔	الحیل۔	۹۰۔	تعبیر الرؤیا۔
۹۱۔	الفتن۔	۹۲۔	الاحکام۔
۹۳۔	التمنی۔	۹۴۔	اخبار الآحاد۔
۹۵۔	الاعتصام بالکتاب والسنة۔	۹۶۔	التوحید۔

۲۔ المستخرجات علی الجوامع:

مستخرج کا معنی:

”مستخرجات“ کا جمع ہے۔ محدثین کے نزدیک مستخرج حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں کہ اس کا مؤلف حدیث کی کسی کتاب کی احادیث کو اپنی سند کے ساتھ ذکر کرے۔ لیکن وہ دوسرے مؤلف کے ساتھ اس کے استاد یا اس سے اوپر کسی راوی میں مل جائے خواہ یہ اتفاق صحابی میں ہی ہوں، اس سلسلے میں صرف اتنی شرط ہے کہ یہ نئی مسند پہلے سے اتنی مختلف نہ ہو کہ سرے سے سند ہی مفقود ہو جائے۔ الا یہ کہ ایسا کسی مجبوری کی وجہ سے ہو مثلاً علو سند یا کوئی اور اہم بات پیش آجائے۔ بعض اوقات یہ نیا آدمی (مستخرج) کسی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی سند سے متفق نہ ہوتا اور بعض اوقات وہ اصل کتاب والی سند ہی کو ذکر کرتا ہے۔

مستخرج کے مؤلف کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اصل کتاب کے ترتیب کے موافق ہی اپنی کتاب کی ترتیب کو رکھے کیونکہ مستخرجات علی الجوامع کا موضوع بھی دراصل جوامع کا موضوع

منہج تخریج حدیث

ہی ہوتا ہے، حتیٰ کہ اس کی ترتیب اور موضوعات کی تعداد بھی ایک جتنی ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ مستخرجات سے حدیث تلاش کرنے کا وہی طریقہ ہے جو خود جوامع سے حدیث تلاش کرنے کا ہے۔

ڈاکٹر محمود الطحان فرماتے ہیں کہ مستخرجات علی الجوامع اور ہیں اور مستخرجات علی غیر الجوامع اور ہیں۔ مؤخر الذکر کی مثال: مستخرج قاسم بن اسبغ علی سنن ابی داؤد اور مستخرج ابی نعیم الاصفہانی علی کتاب التوحید لابن خزیمہ ہے۔

مستخرج کی مشہور کتب:

۱۔ مستخرج علی الصحیحین ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل الجرجانی (۲۷۷-۳۷۱ھ) ۳۰۔

۲۔ مستخرج الغطریفی: ابو احمد محمد بن ابی حامد احمد بن الحسین بن قاسم الغطریف (۳۷۷-۴۳۱ھ) ۳۱۔

۳۔ مستخرج ابن ابی ذہل: ابو عبداللہ محمد بن عباس ابن احمد بن محمد بن عصیم (ابن ابی ذہل) (۳۷۸-۴۳۲ھ) ۳۲۔

۴۔ مستخرج ابن مردویہ (الکبیر): ابوبکر احمد بن موسی الاصفہان (۴۱۶ھ) ۳۳۔

- ۵۔ مستخرج الاسفرايينی : ابو عوانه يعقوب بن اسحاق بن ابراهيم بن يزيد النيسابوري الشافعي (۲۳۰م۔ ۳۱۶ھ) ۳۳۔
- ۶۔ مستخرج القرطبي : ابو محمد قاسم بن اصبغ البياني (م ۲۷۶ھ) ۳۵۔
- ۷۔ مستخرج الحيرى : ابو جعفر احمد بن حمدان بن على بن عبدالله بن سنان (۲۱۰م۔ ۳۱۱ھ) ۳۶۔
- ۸۔ مستخرج النيسابوري : ابو بكر محمد بن محمد الاسفرايينی (م ۲۸۶ھ) ۳۷۔
- ۹۔ مستخرج الشيباني : ابوبكر محمد بن عبدالله بن محمد بن زكريا النيسابوري الجوزقي (۳۰۰م۔ ۳۸۸ھ) ۳۸۔

۳۔ المستدرکات على الجوامع :

مستدرک کا معنی: مستدرک ہر ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے کہ جس میں اس کے مؤلف نے کسی اور کتاب کی شرائط کے مطابق متروکہ احادیث کو جمع کیا گیا ہو، جیسے: ”المستدرک علی الصحیحین“ جسے ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد الحاکم (۳۲۱۔ ۴۰۵ھ) نے تالیف کیا ہے۔

مستدرک کی ترتیب:

حاکم نے اپنی مستدرک کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے، اور اس سلسلے میں بخاری و مسلم کی ترتیب کی اتباع کی ہے، جو انہوں نے اپنی صحیحین کو مرتب کرتے وقت اختیار کی ہے۔

حاکم نے اپنی مستدرک میں تین قسم کی احادیث ذکر کی ہیں:

۱۔ ایسی صحیح احادیث جو شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے مطابق ہوں لیکن انہوں نے ان احادیث کو ذکر نہ کیا ہو۔

۲۔ ایسی احادیث جو ”صحیح الاسناد“ ہونے کی وجہ سے حاکم کے نزدیک صحیح خیال کی جاتی ہیں، اگرچہ وہ شیخین یا ان میں سے کسی ایک کی شرط کے موافق نہ ہوں۔

۳۔ ایسی احادیث جو حاکم کے نزدیک صحیح نہیں تھیں لیکن ان کا ذکر صرف ان کی عدم صحت پر تنبیہ کے لئے کیا ہے۔ ڈاکٹر محمود الطحان کے بقول حاکم احادیث پر صحت کا حکم لگانے میں خاصے متساہل واقع ہوئے ہیں۔ اس لئے جن حدیثوں پر انہوں نے صحت کا حکم لگایا ہے وہ مزید تحقیق کی محتاج ہیں۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے علامہ ذہبی نے حاکم کی تصحیح شدہ احادیث کا کھوج لگا کر بعض کے بارے میں حاکم کی تصحیح کو برقرار رکھا ہے اور بعض کے بارے میں حاکم کی مخالفت کی ہے اور کچھ سے سکوت اختیار کیا ہے۔

ڈاکٹر طحان صاحب نے مزید ذکر کیا ہے کہ ان کے ایک دوست ڈاکٹر محمد الیسرہ ایک طویل عرصے سے ان احادیث پر تحقیق کر رہے ہیں جن کے بارے میں حافظ ذہبی نے سکوت اختیار کیا ہے، نیز وہ متعدد نسخوں کی مدد سے خود مستدرک حاکم کی تحقیق بھی کر رہے ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان سے چار ضخیم جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، اس پر ”تلخیص المستدرک“ کے نام سے حافظ ذہبی کی تعلیقات بھی ہیں۔

۲۔ المستدرک علی الصحیحین ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی الدارقطنی (۶-۳۰۵ م-۳۸۵ ھ) اس میں دارقطنی نے وہ احادیث جمع کی ہیں جو بخاری و مسلم کی شرائط کے مطابق تھیں لیکن انہوں نے ان کو ذکر نہیں کیا تھا، یہ کتاب ایک جلد میں مسانید کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔

۳۔ المستدرک علی الصحیحین ابو زر عبد بن احمد بن محمد بن عبد اللہ بن عفر الانصاری الہروی (۴۳۴ م-۴۱۱ ھ) یہ کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جو دارقطنی سے رہ گئی تھی۔ اور شیخین کی شرائط کے مطابق تھیں یہ کتاب ایک جلد میں ہے۔

۴۔ المجامیع:

المجامیع ”مجمع“ کی جمع ہے اور مجمع سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں اس کے مؤلف نے دوسرے مؤلفین کی کتابوں کی احادیث کو ان کے اصل ترتیب کے مطابق جمع کیا ہو۔

مجامع کی کتابیں:

۱۔ الجمع بین الصحیحین : الحسن بن محمد الصاغانی (۶۵۰ ھ) اس کا پورا نام ”مشارق الانوار النبویة من صحاح الاخبار المصطفویة“ ہے۔ ۴۲۔

۲۔ الجمع بین الصحیحین : ابو عبد اللہ محمد بن فتوح الحمیدی (۴۸۸-۴۲۰ ھ) ۴۳۔

۳۔ الجمع بین الاصول الستة : ابو الحسن زرین بن معاویہ
الاندلسی (۵۳۵ھ)۔

اس کتاب کا نام ”التجريد للصالح والسنن“ ہے (اس میں
صحیحین موطا امام مالک، سنن الترمذی، ابو داؤد اور نسائی شامل ہیں)۔

۴۔ الجمع بین الصحیحین ۴۵ : ضیاء الدین عمر بن بدر الموصلی
(۶۲۲ھ)۔

۵۔ الجمع بین الاصول الستة ابو السعادات المعروف بابن الاثیر
(۶۰۶ھ) ۴۶۔

۶۔ جمع الفوائد من جامع الاصول ومجمع الزوائد محمد بن محمد
بن سلیمان المغربی (۱۰۹۳ھ) یہ کتاب حدیث کی چودہ کتابوں کی احادیث
پر مشتمل ہے جو یہ ہیں:

۱۔ صحیح بخاری ۲۔ صحیح مسلم ۳۔ موطا امام ۴۔ ۷ سنن
مالک اربعہ

۸۔ مسند الدارمی ۹۔ مسند احمد ۱۰۔ مسند ابی ۱۱۔ مسند
یعلی البزار

۱۲۔ ۱۴۔ طبرانی کی تینوں معاجم ۴۸

۵۔ الزوائد :

زوائد سے مراد: ایسی کتابیں ہیں جن کے مؤلفین نے ایسی حدیثیں جمع کی ہوں جو حدیث کی کسی خاص کتاب کے اندر حدیث کی دوسری کتاب سے زائد ہوں۔ مثلاً زوائد ابن ماجہ علی الاصول الخمسة سے مراد ایسی کتاب ہوگی جو صرف ان احادیث پر مشتمل ہو جن کو ابن ماجہ نے ذکر کیا ہو۔ باقی کتب خمسہ (صحاح ستہ میں سے) کے مؤلفین نے ان کو ذکر نہ کیا ہو۔ باقی جن احادیث کو سب نے ذکر کیا ہے ان کو زوائد میں ذکر نہیں کیا جاتا۔

زوائد کی مشہور کتب:

۱۔ زوائد ابن ماجہ : ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد ابی

بکر بن عبد الرحمن بن اسماعیل الکنانی صبری القاہری الشافعی (۷۶۲-۸۴۰ھ) ۴۹۔ یہ کتاب ان زائد کتب پر مشتمل ہے جو سنن ابن ماجہ میں صحاح ستہ کی باقی پانچ کتب سے زائد ہیں ۵۰۔

۲۔ فوائد المنتقى لزوائد البيهقي: یہ کتاب بھی مؤلف مذکور کی ہے۔

اس میں بصری نے السنن الکبری للبیہقی کی ان زائد احادیث کو ذکر کیا ہے جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔

۳۔ ”اتحاف السادة المهرة الخيرة بزوائد المسانيد العشرة“

یہ کتاب بھی بصری کی ہے، اس کتاب میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو درج ذیل دس مسند (جمع مسانید) میں تھیں لیکن صحاح ستہ میں نہیں تھیں، وہ دس مسانید یہ ہیں:

- ۱۔ مسند ابی داؤد الطیالسی۔
- ۲۔ مسند الحمیدی۔
- ۳۔ مسند مسدد بن مسرہد (م ۵۲۲۸)۔
- ۴۔ مسند محمد بن یحیٰ۔
- ۵۔ مسند اسحاق بن راہویہ۔
- ۶۔ مسند ابی بکر بن ابی شیبہ۔
- ۷۔ مسند احمد بن منیع۔
- ۸۔ مسند عبد بن حمید۔
- ۹۔ مسند الحارث ابن محمد بن ابی سلمہ۔
- ۱۰۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی۔

۴۔ المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ ۵۱ حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ) ۵۲۔

اس میں مسانید کی مذکورہ بالا آٹھ کتب کی زائد احادیث کو جمع کیا ہے، اس میں درج ذیل کتابیں شامل نہیں ہیں۔

- ۱۔ مسند اسحاق بن راہویہ ۲۔ مسند ابی یعلیٰ الموصلی
- ۵۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ۵۳ حافظ علی بن ابی بکر الہیثمی (۷۳۵)۔

منہج تخریج حدیث

۸۰۷ھ) ۵۴ اس کتاب میں درج ذیل چھ کتابوں کی احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو صحاح ستہ سے زائد ہیں وہ کتابیں یہ ہیں:

۱۔ مسند احمد بن ۲۔ مسند ابی یعلیٰ ۳۔ مسند ابی بکر

حنبل الموصلی البزار

۶، ۵، ۴۔ المعجم الكبير والاوسط والصغير ابوالقاسم سليمان بن

احمد طبرانی (۲۶۰۔ ۵۳۶۰) ۵۵

دوسری قسم ان کتب حدیث کے ہے جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہیں۔ یہ کتب دین کے تمام ابواب و موضوعات پر مشتمل نہیں ہوتیں بلکہ اکثر موضوعات پر مشتمل ہوتی ہیں۔ چونکہ یہ کتب فقہی ابواب پر مشتمل ہوتی ہیں اس لئے ان کی ابتداء اکثر کتاب الطہارۃ سے ہوتی ہے پھر صلاۃ باقی عبادات۔ معاملات، اس طرح فقہ کے باقی ابواب و احکام مذکور ہوتے ہیں، اس قسم میں حدیث کی درج ذیل کتب شامل ہو سکتی ہیں۔

۱۔ السنن ۲۔ المصنفات ۳۔ الموطات ۴۔ المستخرجات

اب ہم مذکورہ اقسام کی مشہور کتب کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ السنن:

سنن کی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں ”سنن“ حدیث کی ایسی کتب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہ کے

منہج تخریج حدیث

مطابق مرتب کی گئی ہوں۔ اور ان میں صرف احادیث مرفوعہ مذکور ہوں۔ ان میں مقطوع اور موقوف کا ذکر نہیں ہوتا کیونکہ محدثین کی اصطلاح میں دونوں قسموں کو سنت نہیں کہا جاتا ہے بلکہ ان کو حدیث کہا جاتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی بعض کتب سنن میں غیر مرفوع احادیث بھی پائی جاتی ہیں لیکن ایسا مصنفات اور موطات کی نسبت بہت کم ہوتا ہے۔

۲۔ سنن کی مشہور کتب:

کتب سنن:

۱۔ سنن ابی داؤد سلیمان بن اشعث (۲۷۵ھ) ۵۶۔

۲۔ سنن النسائی احمد بن شعیب (۳۰۳ھ) ۵۷۔

۳۔ سنن ابن ماجہ ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (۲۷۵ھ) ۵۸۔

۴۔ سنن الدارمی عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل السمرقندی (ابو محمد) (۲ یا ۱۸۱ھ) ۵۹۔

۵۔ سنن البیہقی ابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ (۴۵۸ھ) ۶۰ ان کی دو کتابیں ہیں۔

۱۔ سنن کبریٰ ۶۱ ۲۔ سنن صغریٰ ۶۲۔

اول الذکر پر شیخ علاء الدین قاضی القضاۃ عز الدین علی بن فخر الدین عثمان بن ابراہیم بن مصطفیٰ المارینی (م ۷۵۰ھ) نے حاشیہ لکھا ہے۔

منہج تخریج حدیث

جس کا نام: ”الجوهر النقی فی الرد علی البیهقی“ اس کا خلاصہ زین الدین قاسم بن قطلوبغا الحنفی (۱۶۳-۱۷۱) نے کیا ہے۔ جس کا نام ”توضیح الجوهر النقی“ رکھا ہے۔

۶۔ سنن ابی الولید: ابو خالد عبدالملک بن عبدالعزیز (بن

جریج) الرومی (م ۱۵۰ھ) ۶۳۔

۷۔ سنن ابی عثمان سعید بن منصور بن شعبہ المروزی (م

۲۲۷ھ) ۶۴۔

۸۔ سنن ابو جعفر محمد بن الصباح الدولابی الرازی البغدادی

(م ۲۲۷ھ) ۶۵۔

۹۔ سنن ابی علی الحسن بن علی بن محمد العربی الحلوانی (م

۲۴۲ھ) ۶۶۔

۱۰۔ سنن الحسین احمد بن عبید بن اسماعیل البصری (م

۳۳۱ھ) ۶۷۔

۱۱۔ سنن ابی بکر احمد بن سلیمان بن الحسن بن اسرائیل

البغدادی (م ۳۴۸ھ) ۶۸۔

۱۲۔ سنن ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل القاضی

الازدی (م ۴۸۲ھ) ۶۹۔

۱۳۔ سنن القاسم ہبة الله بن الحسن بن محصور الطبری الرازی

الشافعی (۴۱۸ھ) ۷۰

۱۴۔ سنن الدارقطنی : علی بن عمر (۳۰۶-۳۸۵ھ) ۷۱

ذیل میں ہم سنن ابی داؤد کی فہرست موضوعات کا ذکر کر رہے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے صحیح بخاری کی فہرست ذکر کی تھی، اس سے صحیح اور سنن کے فرق کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ اور اول الذکر کے بارے میں ہم نے جو دین کے تمام موضوعات کے احاطے اور مؤخر الذکر کے بارے میں اکثر موضوعات کا ذکر کیا تھا، اس کی مزید وضاحت ہو جائیگی۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	نمبر شمار	کتاب کا نام
۱۔	الطہارۃ۔	۲۔	الصلاة۔
۳۔	صلاة الاستسقاء۔	۴۔	صلاة السفر۔
۵۔	التطوع۔	۶۔	شهر رمضان۔
۷۔	السجود۔	۸۔	الوتر۔
۹۔	الزكاة۔	۱۰۔	اللقطہ۔
۱۱۔	المناسک۔	۱۲۔	النکاح۔
۱۳۔	الطلاق۔	۱۴۔	الصوم۔
۱۵۔	الجهاد۔	۱۶۔	ایجاب الاضاحی۔

۱۷۔	الوصایا۔	۱۸۔	الفرائض۔
۱۹۔	الخراج والامارۃ والنص۔	۲۰۔	الجنائز۔
۲۱۔	الایمان والندور۔	۲۲۔	البیوع۔
۲۳۔	الاقضیۃ۔	۲۴۔	العلم۔
۲۵۔	الاشربۃ۔	۲۶۔	الاطعمۃ۔
۲۷۔	الطب۔	۲۸۔	العتاق۔
۲۹۔	الحروف والقرءات۔	۳۰۔	الحمام۔
۳۱۔	اللباس۔	۳۲۔	الترجل۔
۳۳۔	الخاتم۔	۳۴۔	الفتن۔
۳۵۔	المہدی۔	۳۶۔	الملاحم۔
۳۷۔	الحدود۔	۳۸۔	الدیات۔
۳۹۔	السنة۔	۴۰۔	الادب۔

۱۔ مصنف کی تعریف:

محدثین کی اصطلاح میں مصنف ایسی کتاب کو کہتے ہیں جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہو

منج تخریج حدیث

اور احادیث مرفوعہ و موقوفہ و مقطوعہ پر مشتمل ہوں۔ یعنی اس میں حضور اکرم ﷺ کی احادیث اور اقوال صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ اور بعض اوقات تبع تابعین کے فتاویٰ بھی مذکور ہیں۔

ب۔ کتب مصنف اور سنن میں فرق:

کتب مصنف اور سنن میں صرف یہ فرق ہے کہ اول الذکر احادیث مرفوعہ، موقوفہ، اور مقطوعہ پر مشتمل ہوتی ہیں جبکہ مؤخر الذکر میں صرف مرفوع احادیث ہوتی ہیں، کیونکہ موقوف و مقطوع احادیث محدثین کی اصطلاح میں سنت نہیں کہلاتی بلکہ ان کو حدیث کہا جاتا ہے۔

اس ایک فرق کے علاوہ ان مذکورہ کتب میں اور کوئی فرق نہیں ہوتا بلکہ ہر اعتبار سے ایک دوسرے کے مشابہ ہوتی ہیں۔

ج۔ مشہور کتب مصنفات:

۱۔ المصنف ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ الکوفی

(۲۳۵ھ) ۷۲۔

۲۔ المصنف ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی (۲۱۱ھ)

۷۳۔

۳۔ المصنف بقی بن مخلد القرطبی (۲۷۶ھ) ۷۴۔

۴۔ المصنف ابوسفیان وکیع بن جراح الکوفی (۱۹۶ھ) ۷۵۔

۵۔ المصنف ابو سلمہ حماد بن سلمہ البصری (۱۶۷ھ) ۷۶۔

۳۔ مؤطّات:

الف: مؤطّا کا معنی:

مؤطّات: مؤطّا کی جمع ہے اور مؤطّالغت میں آسان، تیار کی ہوئی چیز کو کہتے ہیں، اور محدثین کی اصطلاح میں مؤطّا حدیث کی اس کتاب کو کہتے ہیں جو ابواب فقہ کے مطابق مرتب کی گئی ہو اور وہ احادیث مرفوعہ۔ موقوفہ اور مقطوعہ پر مشتمل ہوتی ہے، یعنی وہ بالکل مصنف کی طرح ہوتی ہے، صرف نام کا اختلاف ہوتا ہے۔

ب۔ مؤطّا کی وجہ تسمیہ:

حدیث کی اس قسم کی کتب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے مؤلفین نے ایسے لوگوں کیلئے آسان بنا کر پیش کیا ہوتا ہے، یعنی ایسی چیز جس پر عمل کرنا لوگوں کیلئے آسان ہو اور وہ اس غرض کیلئے تیار کی گئی ہو۔

ج۔ مؤطّا کی مشہور کتب حدیث:

- ۱۔ المؤطّا امام مالک بن انس المدنی (۹۳-۱۷۹ھ) ۷۷۔
- ۲۔ المؤطّا لابن ابی ذہب محمد بن عبدالرحمن المدنی (۱۵۹ھ) ۷۸۔
- ۳۔ المؤطّا لابن محمد عبداللہ بن محمد المروزی المعروف عبدان (۲۹۳ھ) ۷۹۔

۴۔ المستخرجات علیہا (مذکورہ بالا کتب پر استخراج)۔

اس دوسرے قسم کی کتب حدیث (سنن، مصنفات، اور مؤلفات) پر کسی نے استخراج نہیں کیا، ان میں صرف سنن ابی داؤد پر قاسم بن اصغ نے استخراج کیا ہے۔

کتب سنن کی مستخرجات کی ترتیب بھی سنن ہی کی طرح ہوتی ہے اور ان سے حدیث تلاش کرنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو سنن سے حدیث تلاش کرنے کا ہے۔

تیسری قسم:

یہ کتابیں ان احادیث پر مشتمل ہیں جو دین کے کسی خاص گوشہ یا باب سے متعلق ہوں۔ ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے، ہم صرف ان میں سے چند مشہور کا ذکر کریں گے۔

۱۔ الاجزاء

الاجزاء : جزء کی جمع ہے اور جزء سے مراد محدثین کی اصطلاح میں وہ چھوٹی سے کتاب ہے جو مندرجہ ذیل دو باتوں میں سے ایک پر مشتمل ہوں۔

۱۔ صحابہ کرام میں سے کسی ایک صحابی یا بعد کے کسی راوی کی احادیث اس ایک کتاب میں جمع کی گئی ہوں جیسے ”جزء ما رواہ ابو حنیفہ عن الصحابہ“ ابو معشر عبدالکریم بن عبدالصمد الطبری

(۸۰) (۷۷۸ھ)

۲۔ یا کسی ایک موضوع سے متعلق تمام حدیثیں ایک جگہ جمع کی گئی ہوں جیسے: ”جزء رفع الیدین فی الصلاة البخاری“، ”جزء القراءة خلف الامام“

۸۱

ب۔ مذکورہ کتب حدیث سے کب حدیث تلاش کی جائے گی؟

حدیث کی تلاش کیلئے مذکورہ کتب کی طرف، اس وقت رجوع کیا جائے گا، جب کسی خاص صحابی یا ایسے مشہور راوی جن کی حدیثیں ایک جگہ جمع کی گئی ہوں سے مروی حدیث تلاش کرنا مقصود ہو یا کسی خاص موضوع سے متعلق حدیث کی تلاش مقصود ہو۔

۲۔ الترغیب والترہیب:

کتب ترغیب و ترہیب ایسی کتب حدیث کو کہا جاتا ہے جن میں احادیث کسی مطلوب چیز کی ترغیب یا کسی ممنوع چیز سے ڈرایا گیا ہو مثلاً: والدین کے ساتھ نیکی اور انکی نافرمانی سے ڈرانا۔

اس قسم میں متعدد کتب تصنیف کی گئی ہیں، ان میں سے بعض کتابیں جمع اسانید اور بعض بغیر اسانید کے صرف احادیث ہی ذکر کی گئی ہیں مثلاً:

۱۔ ”الترغیب والترہیب“: عبد العظیم بن عبد القوی المنذری

(ذکی الدین ابو محمد) (۵۸۱-۶۵۶ھ) ۸۲۔

۲۔ — "الترغیب والترہیب" : ابو جفص بن شاہین عمر بن احمد

بن عثمان بن احمد بن محمد بن ایوب البغدادی المعروف بابن

شاہین (۳۸۵ھ) ۸۲

اول الذکر کتاب میں صرف احادیث ہیں، مزید اس میں احادیث کی تخریج اور ان کے مراتب کا بیان ہے۔ جبکہ مؤخر الذکر میں موضوع پر مشتمل کتاب ہے اس میں احادیث مع اسانید ذکر کی گئی ہیں۔

۳۔ الزہد والفضائل والآداب والاخلاق:

بعض ایسی کتابیں ہیں جو مذکورہ بالا موضوعات میں کسی ایک موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ اور اس میں کسی خاص موضوع سے متعلق احادیث و آثار کی خاص تعداد جمع کر دی گئی ہے، اور بعض جگہ تو موضوع کا حق ادا کر دیا گیا ہے، اگر کوئی آدمی کسی خاص موضوع سے متعلق حدیث تلاش کرنا چاہے یا کوئی بحث لکھنا یا کسی موضوع پر علمی مقالہ لکھنا چاہے اور اس میں احادیث و آثار کا حوالہ دینا چاہے تو اس کیلئے ان کتب سے رجوع کرنا چاہیے، اس سلسلے کی چند مشہور کتابیں:

۱۔ کتاب "ذم الغیبة" ابو الحسن احمد بن فارس کی تالیف ہے ۸۳

۲۔ کتاب "ذم الحسد" الموصلی (۳۹۵ھ) ابن ابی الدنیا

و ابوبکر محمد بن حسن العمری المعروف بالنقاش کی مشترکہ

تالیف ہے ۸۵

- ۳۔ کتاب ”ذم الدنیا“ امام احمد بن حنبل الحموی کی تالیف ہے
۸۶ یہ تین کتابیں ہیں، ابن ابی الدنیا ابوبکر عبداللہ بن محمد بن
عبید بن سفیان بن قیس القرشی البغدادی (۳۰۸-۲۸۱ھ) ۸۷
- ۴۔ کتاب ”الزهد“ امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) ۸۸
- ۵۔ کتاب ”الزهد“ عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ) ۸۹
- ۶۔ کتاب ”الزهد“ امام وکیع بن الجراح (۱۹۷ھ) ۹۰
- ۷۔ کتاب ”الذکر والدعاء“ ابویوسف یعقوب بن ابراہیم
الکوفی امام ابوحنیفہ کے شاگرد (۱۸۲ھ) ۹۱
- ۸۔ کتاب ”فضائل القرآن“ امام محمد بن ادريس الشافعی
(۲۰۴-۲۵۰ھ) ۹۲
- ۹۔ کتاب ”فضائل الصحابة“ ابونعیم الاصبہانی (۳۳۶-۴۴۳ھ)
۹۳
- ۱۰۔ کتاب ”رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين“ ابو زکریا
یحیٰ بن شرف الدین النووی (۶۷۶ھ) ۹۴

الاحکام:

کتاب احکام ان کتب کو کہا جاتا ہے جو صرف احادیث احکام پر مشتمل ہوں ان کے

منہج تخریج حدیث

مؤلفین نے ان احادیث کو جو احکام پر مشتمل ہوں دیگر کتب حدیث سے منتخب کر کے ابواب فقہ کے مطابق ان کو مرتب کیا ہو، اس جیسی کتب کی کافی تعداد ہے بعض ان میں بڑی اور بعض متوسط اور بعض چھوٹی ہیں، ذیل میں ہم اس سلسلے کی چند مشہور کتب کی فہرست دے رہے ہیں:

- ۱۔ کتاب الاحکام الشرعیۃ الکبریٰ ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبداللہ الازدی الاشبیلی (۵۸۱ھ) ۹۵
- ۲۔ الاحکام الصغریٰ ابو محمد عبدالحق بن عبدالرحمن الاشبیلی (۵۸۱ھ)
- ۳۔ عمدۃ الاحکام عن سید الانام عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (۳۴-۵۴۱-۶۰۰ھ) ۹۶
- ۴۔ الالمام فی احادیث الاحکام محمد بن علی المعروف بابن دقیق العید (۷۰۲ھ) ۹۷
- ۵۔ الالمام باحادیث الاحکام یہ کتاب بھی مؤلف مذکور کی ہے اور پہلی کتاب کی تلخیص ہے۔
- ۶۔ المنتقى فی الاحکام عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن تیمیہ الحرانی (۲۵۲ھ) ۹۸
- ۷۔ بلوغ المرام من احادیث الاحکام حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی (۸۵۲ھ) ۹۹

منہج تخریج حدیث

ان میں سے اکثر کتابوں کی شرحیں لکھی جا چکی ہیں اور بعض ان میں زیور طبع سے بھی آراستہ ہو چکی ہیں، بعض صرف متن اور بعض بمع شرح شائع ہو چکی ہیں۔

۵۔ خاص خاص موضوعات:

بعض ایسی کتابیں بھی ہیں جو صرف کسی خاص موضوع سے متعلق ہیں، ان کے مؤلفین نے اس کتاب میں صرف ایک موضوع پر بحث و تحقیق کی ہے، اور اس سلسلے کی تمام چیزوں کا احاطہ کیا ہے اور اس موضوع سے متعلق اکثر و بیشتر احادیث کو اپنی کتاب میں جمع کر دیا ہے، ایسی کتابیں تحقیق کے طلبہ کیلئے بہت مفید ہیں۔ کیونکہ ان کو ایک موضوع کے متعلق تمام چیزیں ایک ہی جگہ مل جاتی ہیں جس سے ان کا سب سے قیمتی سرمایہ وقت بچ جاتا ہے، جسے وہ آسانی سے اپنے تحقیق کی دوسرے کاموں صرف کر سکتا ہے، اس سلسلے کی چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب ”الاخلاص“: ابوبکر عبداللہ بن محمد المعروف بابن ابی

الدنیا (۲۸۱ھ) ۱۰۰

۲۔ کتاب ”الاسماء والصفات“ ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی

(۲۵۸ھ) ۱۰۱

۳۔ کتاب ”ذم الکلام“ ابو اسماعیل بن محمد الانصاری الہروی

(۲۸۱ھ) ۱۰۲

۴۔ کتاب ”الفتن“ ابو عبداللہ نعیم بن حماد المروزی (۲۲۹ھ) ۱۰۳

۵۔ کتاب ”الجهاد“ عبدالله بن مبارك المروزی (۱۰۴ھ)

یہ پہلا آدمی ہے جس نے مستقل کتاب جہاد کے موضوع پر لکھی ہے۔

حواشی

- ۱۔ ان کا پورا اسم گرامی: مجد الدین ابوالسعادات المبارک بن محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد الشیبانی الجزری الشافعی (۵۴۴-۶۰۶ھ) اور ابن الاثیر کے نام سے مشہور ہیں، ان کے تفصیلی حالات کیلئے ملاحظہ فرمائیں ”انباء الرواة على انباء النحاة“ للقفطی ۳۔ ۶۰-۲۵۷، ”البداية والنهاية“، ابن کثیر ۱۳-۵۴، ”بغية الوعاة فی طبقات اللغویین والنحاة للسيوطی“ ۲۰-۵-۲۲۴، ”شذرات الذهب فی اخبار من ذهب لابن العماد الحنبلی“ ۵-۳-۲۲، ”طبقات الشافعية للسبکی“ ۸-۷-۳۶۶، ”النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة“ لابن تغری بردی ۶-۹-۱۹۸، ”وفیات الاعیان لابن خلکی“ ۴-۳-۱۴۱، ”هدية العارفين لاسماعيل باشا البغدادي“ ۲-۳-۲، ”معجم المؤلفين كحاله“ ۸-۷-۱۷۴۔
- ۲۔ ”الرسالة المستطرفة“ محمد جعفر الکتانی ص ۱۴۳۔
- ۳۔ نفس المصدر۔
- ۴۔ ایضاً۔
- ۵۔ ابن کثیر کے حالات کے لئے دیکھیں ”شذرات الذهب لابن العماد“ ۶-۲۳۱۔

۶۔ یہ کتاب دار الفکر بیروت سے ۱۴۱۵ھ-۱۹۹۲ء میں پچیس (۳۵) جلدوں میں طبع ہو چکی ہے۔

۷۔ ابن الجوزی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ”تذکرۃ الحفاظ ذہبی“
۴-۶-۱۳۱، ”النجوم الزاہرۃ ابن تغری بردی“ ۶-۷-۱۷۶،
”البداية والنهاية لابن كثير“ ۱۳-۳۰-۲۸۰۔

۸۔ الرسالة ص ۱۳۴، یہ کتاب سات جلدوں میں ہے۔

۹۔ الرسالة ص ۱۴۴۔

۱۰۔ سیوطی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ”الضوء اللامع“ سخاوی
۴-۶۹-۷۰، ”شذرات الذهب ابن العماد“ ۸-۵۱-۵۵، ”البدیع
الطالع شوکانی“ ۱-۳۲۸-۳۳۵، ”ہدیۃ العارفین“، اسماعیل
۱-۵۳۴، ۵۳۴۔

۱۱۔ ابن مسروق کے حالات دیکھیں ”تہذیب الاسماء واللغات“ نووی
۲-۲۹۴۔

۱۲۔ خوارزمی کے حالات ملاحظہ فرمائیں ”تاریخ بغداد خطیب بغدادی“
۴-۶-۳۷۳، ”تذکرۃ الحفاظ ذہبی“ ۳-۶۱-۲۵۹، ”شذرات الذهب
ابن العماد“ ۲-۳-۲۶۲، ”طبقات الشافعیہ سبکی“ ۳-۱۹، ”البداية
والنهاية ابن كثير“ ۱۲-۳۶۔

۱۳۔ ابو محمد عبد اللہ الخ (۲۵۸-۳۴۰ھ) مزید حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ”تذکرۃ الحفاظ للذهبی“ ۳-۶۸، ”الجواهر المضية للقرشی“ ۱-۹۰-۲۸۹، شذرات الذهب ابن العماد ۲-۳۵۷، ”تاج التراجم ابن قطلوبغا“ ۲۳-۲۲، ”ہدیۃ العارفين للبغدادی“ ۱-۴۴۵، ”كشف الظنون“ حاجی خلیفہ ۴۸۵-۱۸۳۷ ”معجم المؤلفین کحالہ“ ۶۰-۱۴۵، ”الرسالة المستطرفة“ ص ۱۶۔

۱۴۔ ابوالقاسم کے حالات کے لئے دیکھیں ”شذرات الذهب ابن العماد“ ۳-۹۷۔

۱۵۔ ابوالحسین کے لئے حالات دیکھیں ”شذرات الذهب“ ۳-۹۶۔

۱۶۔ ابونعیم اصفہانی کے حالات ملاحظہ فرمائیں ”وفیات الاعیان ابن خلکان“ ۳۲۱، ”المنتظم ابن الجوزی“ ۸-۱۰۰۔ ”لسان المیزان ابن حجر“ ۲-۲۰۱۔

۱۷۔ ابوبکر انصاری کے حالات ملاحظہ فرمائیں ”شذرات الذهب ابن العماد“ ۴-۸۱۰، ”لسان المیزان ابن حجر“ ۵-۳۴۱، ”كشف الظنون“ حاجی خلیفہ ۱-۱۳۸، ”معجم المؤلفین عمر رضا کحالہ“ ۱۰-۱۳۳۔

- ١٨- ابواحمد عبدالله بن عدی بن عبدالله بن محمد بن المبارك الجرجانی (ابن القطان) (٢٤٤-٣٦٥هـ) "تذكرة الحفاظ للذهبي" ٣-٥٣، هدية العارفين للبغدادی ١-١٤، "شذرات الذهب ابن العماد" ٣-٥١، "ايضاح المكنون بغدادی" ٢-٢٤٢، "معجم المؤلفين كحاله" ٦-٨٢.
- ١٩- حسن بن زيات (١١٦-٢٠٢هـ) "الفهرست لابن النديم" ١-٢٠٢، "تاج التراجم ابن قطلوبغا" ١٦، "كشف الظنون حاجي خليفه" ١٣١٥-١٣٤٠-١٥٤٢.
- ٢٠- عمر بن الحسن الامتثاني (م ٣٣٩هـ) ابو الحسن "هدية العارفين للبغدادی" ١-٢٨٠، معجم المؤلفين كحاله ٢٨٢.
- ٢١- جامع المسانيد.
- ٢٢- ابو عبد الله (٥٢٢هـ) بروكلمان ١-٦٣٩، تاج التراجم ابن قطلوبغا ١٩، لسان الميزان ابن حجر العسقلاني ٣-١٣-٢١٢، كشف الظنون حاجي خليفه ١٦٨٢-١٨٣٨، معجم المؤلفين كحاله ٣-٢٨٢، ٢٤٩-٩-٥٠-٢.
- ٢٣- ابو عبد الله (٥٢٢هـ) بروكلمان ١-٦٣٩ تاج التراجم . ابن قطلوبغا، ١٩ "لسان الميزان، ابن حجر العسقلاني" ٣-١٣-٢١٢، "كشف الظنون حاجي خليفه" ١٦٨٢-١٨٣٨، "معجم المؤلفين كحاله" ٢٨٢-٣-٢٤٩، ٩-٥٠، ٢٨٢-٣.

۲۴۔ قاضی ابویوسف ۱۱۳۱-۱۸۲ھ یعقوب بن ابراہیم بن حبیب الانصاری عباسی خلفاء مہدی ہادی اور ہارون الرشید کے دور میں بغداد میں قاضی رہے، حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد خطیب بغدادی ۱۳، ۲۶۲-۴۲، وفيات الاعیان ابن خلکان ۲-۴۰۰، الكامل فی التاریخ ابن الاثیر ۵۳، ۶، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۱، ۷۰، ۲۶۹، النجوم الزاہرۃ ۱، ابن تغری بردی ۲-۱۰۹-۱۰۷، البدایۃ والنہایہ، ابن کثیر ۱۰-۸۲، معجم المؤلفین، کحالہ ۱۳، ۲۴۰ شذرات الذهب ابن العماد ۳-۳۰۱-۲۹۸۔

۲۵۔ امام محمد بن حسن الشیبانی (۱۳۱ یا ۱۳۲ یا ۱۳۵-۱۸۹ھ) حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد الخطیب البغدادی ۲-۷۲، ۸۲، وفيات الاعیان ابن خلکان ۱، ۵۷-۵۷، تہذیب الاسماء واللغات ندوی ۱-۸۲-۸۰، البدایہ والنہایہ ۱-۳-۲۰۲، الكامل فی التاریخ ابن الاثیر ۶، ۱۴، النجوم الزاہرہ ابن تغری بردی ۲-۳۱، ۱۳۰، لسان المیزان ابن حجر ۵-۲۲-۱۲۱، تاج التراجم ابن قطلوبغا ۵۰، كشف الظنون حاجی خلیفہ ۱۵، ۱۰۷، ۵۶۷، ۵۶۷، ۹۶۲، ۱۰۱۴، ۱۳۸، ۱۴۵۱، معجم المؤلفین کحالہ ۹-۲۰۷۔

۲۶۔ حماد کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۱-۲۸۷۔

۲۷۔ ان کا ذکر حاشیہ نمبر ۲۵ میں گزر چکا ہے۔

۲۸۔ جامع المسانید ابو المزیذ محمد بن محمود الخوارزمی ۱-۵۔

۲۹۔ امام بخاری کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد خطیب بغداد
۴۳۲-۴۳۳، تہذیب الاسماء واللغات نووی ۱-۲۲، ۷۶، وفيات
الاعیان ابن خلکان ۲-۵۲۶ھ، تہذیب التہذیب ابن حجر
۵۵-۴۴، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۲-۴۲۹، تذکرۃ الحفاظ
ذہبی ۲-۲۲، طبقات الشافعیہ سبکی ۲، ۴۰، ۴۱۹، شذرات الذهب
ابن العماد الحنبلی ۲-۱۳۶، ۱۳۷۔

۳۰۔ اسماعیل کے حالات کے لئے دیکھیں المنتظم ابن الجوزی ۸-۸، البداية
والنہایۃ ابن کثیر ۱-۲۹۸، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳، ۵۲، ۱۴۹، طبقات
الشافعیہ سبکی ۲، ۸۰، ۷۱، النجوم الزاہرۃ ابن تغری بردی ۴-۱۴۷۔
۳۱۔ الجرجانی کے حالات دیکھیں ایضاح المکنون بغدادی ۲-۶۲، تذکرۃ
الحفاظ ذہبی ۳-۷۳، ۷۰، ۱۷۰، شذرات الذهب ابن العماد ۳-۹، لسان
المیزان ابن حجر ۵، ۶، ۳۵۰، معجم المؤلفین کحالة ۸-۲۵۴۔

۳۲۔ ابن ابی الذہل کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۳-۹۲۔

۳۳۔ الرسالة المستطرفہ الکتانی صفحہ ۲۴۔

۳۴۔ ابوعوانہ کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں وفيات الاعیان ابن خلکان
۴۰۲-۴۰۳، الکامل فی التاریخ ابن الاثیر ۸، ۶۲، تذکرۃ الحفاظ ذہبی
۳، ۳، ۲، النجوم الزاہرۃ ابن تغری بردی ۳، ۲۲۲، شذرات الذهب
ابن العماد ۲، ۲۷۲۔

۳۵۔ البیانی کے حالات دیکھیں تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲، ۱۹۹، طبقات الشافعیہ ۲، ۷۸، الدیباج ابن فرخون ۲، ۲۲۱، ایضاح المکنون بغدادی ۳۰۲، الاعلام زرکلی ۶، ۱۶، ۱۵، معجم المؤلفین کحالہ ۱۲۲، ۷۔

۳۶۔ احمد الحیري کے حالات دیکھیں تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲، ۲۹۳، مرآة الجنان الیافعی ۲، ۲۶۴، شذرات الذهب ابن العماد ۲، ۲۶۱، کشف الظنون حاجی خلیفہ ۵۵۶۔

۳۷۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲، ۲۲۲، ۲۲۳، ہدیۃ العارفين اسماعیل باشا بغدادی ۲، ۲۰، ۱۹، معجم المؤلفین کحالہ ۱۱-۲۱۷۔

۳۸۔ طبقات الشافعیہ تاج السبکی ۲-۱۶۹، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۳-۲۰۵، اللباب ابن الاثیر ۱-۲۵۱، شذرات الذهب ابن العماد ۳، ۱۱۹، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۲-۱۹۹، ہدیۃ العارفين بغدادی ۲-۵۶، معجم المؤلفین کحالہ ۱۰-۲۴۰۔

۳۹۔ الحاکم النیسابوری کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ۵-۳۷۳، وفيات الاعیان ابن خلکان ۱۲-۱۱۳، لسان المیزان ابن حجر ۵-۳۲۲، شذرات الذهب ابن العماد ۳-۷۶، ۷۷، البداية والنهاية ابن کثیر ۱۱-۳۵۵۔

۴۰۔ دارقطنی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ۱۔

۴۰-۳۳، وفیات الاعیان ابن خلکان ۸۰۱-۸۱۷، البداية والنهاية

ابن کثیر ۱۱-۸-۳۱۷، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۴-۱۷۲،

شذرات الذهب ابن العماد ۳-۱۱۷، ۱۱۶۔

۴۱۔ عبداللہ لہری کے لئے دیکھیں ایضاح المکنون البغدادی ۱-۴۲۹،

كشف الظنون ۷۰۵، معجم المؤلفين كحالة ۳۰۶-۳۲، الرسالة

المستطرفه الكتاني صفحہ ۲۲۔

۴۲۔ الرسالة صفحہ ۱۴۔

۴۳۔ الحمیدی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں وفیات الاعیان ابن خلکان

۱-۱۶-۶۱۳، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۵-۱۵۶، تذكرة الحفاظ

ذهبی ۴-۲۰-۱۷، شذرات الذهب ابن العماد ۳-۳۹۲، معجم

المؤلفين ۱۱-۲۲، ۱۲۱، الرسالة صفحہ ۱۴۱۔

۴۴۔ الرسالة صفحہ ۱۴۲۔

۴۵۔ ضیاء الدین الموصلی کی یہ کتاب ڈاکٹر علی حسین کی تحقیق کے ساتھ دو جلدوں میں

مکتبہ المعارف الریاض سے ۱۴۱۸ھ-۱۹۸۸ء میں طبع ہو چکی ہے۔

۴۶۔ ابن الاثیر کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں حاشیہ نمبر ۱۔

۴۷۔ یہ کتاب ۱۲ جلدوں میں دار احیاء التراث العربی بیروت سے ۱۹۸۰ء طبع ہوئی ہے۔

۴۸۔ یہ کتاب مکتبہ اسلامیہ سندری فیصل آباد سے دو جلدوں میں طبع ہوئی ہے سن طبع

ندارد۔

۴۹۔ البصیری کے حالات کے لئے دیکھیں الضوء اللامع علامہ سخاوی
۲، ۷۰۔ حسن المحاضرة سیوطی ۱، ۲۰۶، حاجی خلیفہ ۶، ۹۵۶، معجم
المؤلفین کحالة ۱، ۱۷۵۔

۵۰۔ یہ کتاب شیخ محمد مختار حسین کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۴۱۲ھ
۱۹۹۳ء میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔

۵۱۔ یہ کتاب مولانا حبیب الرحمن اعظمی صاحب کی تحقیق کے ساتھ حکومت کویت کی
وزارت اوقاف و دینیات کی زیر اہتمام چار جلدوں میں ۱۳۹۰ھ۔ ۱۹۷۰ء میں
شائع ہو چکی ہے۔

۵۲۔ ابن حجر عسقلانی کے حالات کے لئے دیکھیں الاعلام زرکلی ۱، ۱۷۹،
شذرات الذهب ابن العماد ۷، ۳۷، ۷۰، ۲۷۰، حسن المحاضرة سیوطی
۱، ۸، ۲۰۶، فہرس الفہارس کتانی ۱، ۲۳۶، ۵۰۔

۵۳۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن دارالکتب العربیہ بیروت سے ۱۹۶۷ء میں چار جلدوں
میں طبع ہوئی ہے۔

۵۴۔ الہیثمی کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۲، ۷۰،
حسن المحاضرة سیوطی ۱، ۲۰۵، کشف الظنون، حاجی خلیفہ
۷، ۱۴۰، ایضاح المکنون بغدادی ۱، ۸۶، ہدیۃ العارفین بغدادی
۱، ۷۲، الاعلام زرکلی ۵، ۴۷۳، معجم المؤلفین ۷، ۴۵۔

۵۵۔ طبرانی کے حالات کے ملاحظہ فرمائیں وفيات الاعيان ابن خلکان ۱، ۲۶۹، المنتظم ابن الجوزی ۷، ۵۴، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۴، ۶۰، ۵۹، البداية والنهاية ابن كثير ۱۱، ۲۷۰، تذكرة الحفاظ ذهبی ۳، ۲۳، ۱۱۸، شذرات الذهب ابن العماد ۳، ۳۰، لسان الميزان ابن حجر ۳، ۸۵، ۷۳، معجم المؤلفين كحالة ۴، ۲۵۳۔

۵۶۔ جہتانی کے حالات کے لئے دیکھیں حاشیہ نمبر ۳۲۔

۵۷۔ نسائی کے حالات کے لئے دیکھیں حاشیہ نمبر ۳۴۔

۵۸۔ ابن ماجہ کے حالات کے لئے دیکھیں وفيات الاعيان ابن خلکان ۳، ۳۰۷، تهذيب التهذيب ابن حجر ۹، ۵۳۱، البداية والنهاية ابن كثير ۱۱، ۵۳، تهذيب الكمال مزى ۱، ۱۵۰، المنتظم ابن جوزی ۵، ۹۰۔

۵۹۔ دارمی کے لئے دیکھیں تهذيب التهذيب ابن حجر ۵، ۶۰، ۲۹۲، الكامل فى التاريخ ابن الاثير ۷، ۲۱، تذكرة الحفاظ ذهبی ۳، ۱۰۵، ۴۶، النجوم الزاهرة ابن تغری بردی ۳، ۲۲، شذرات الذهب ابن العماد ۲، ۱۳۰، هدية العارفين بغدادى ۱، ۴۴۱، معجم المؤلفين ۶، ۷۱۔

۶۰۔ البيهقى کے لئے دیکھیں وفيات الاعيان ابن خلکان ۱، ۵، ۲۴، المنتظم ابن الجوزی ۸، ۳۴۲، الانساب، سمعانی ۱، ۱، البداية والنهاية ابن كثير ۱۲، ۹۴، طبقات الشافعية سبکی ۳، ۷، ۳، تذكرة الحفاظ ذهبی ۳، ۱۲، ۳۰۹، النجوم الزاهرة، ابن تغری بردی ۵، ۸، ۷۷، شذرات الذهب ابن العماد ۳، ۵، ۲۰۴، الكامل فى التاريخ ابن الاثير ۱۰، ۱۸، معجم المؤلفين ۱، ۲۰۶۔

- ۶۱۔ یہ کتاب دس جلدوں میں ہے، اکثر احادیث احکام پر مشتمل ہیں۔
- ۶۲۔ یہ کتاب دو جلدوں میں اور ڈاکٹر عبدالمعطی امین قلعجی کی تحقیق کے ساتھ طبع اول ۱۴۱۰ھ۔ ۱۹۸۹ء میں جامعہ الدراسات الاسلامیہ کراچی سے طبع ہوئی ہے۔
- ۶۳۔ ۱۔ قاسم قطلوبغا کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ۷، ۳۲۶، البدر الطالع شوکانی ۲، ۴۵، ۴۴۔
- ۱۶۳۔ ۲۔ لرومی کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد، ۲۲۶۔
- ۶۴۔ المروزی کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲-۶۲۔
- ۶۵۔ الرازی کیلئے دیکھیں سابق مرجع۔
- ۶۶۔ اخلوانی کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲-۱۰۰۔
- ۶۷۔ البصری کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲-۷۸، ۷۹۔
- ۶۸۔ اسرائیل بغداد کے لئے دیکھیں سابق مرجع ۲-۷۸، ۷۹۔
- ۶۹۔ الازدی کیلئے دیکھیں سابق مرجع ۲-۱۷۸۔
- ۷۰۔ القاسم الرازی کیلئے دیکھیں سابق مرجع ۳-۲۱۱۔
- ۷۱۔ دارقطنی کا ذکر حاشیہ نمبر ۴۰ گزر چکا ہے اور سنن دارقطنی السید عبد اللہ ہاشم عیانی المدنی (۱۳۸۶ھ۔ ۱۹۶۹ء) کی تحقیق کے ساتھ دارالمعرفہ بیروت سے چار جلدوں میں شائع ہو چکی ہے، اور اس پر محمد شمس الحق عظیم آبادی کا حاشیہ جس کا نام ”التعلیق المغنی علی الدارقطنی“ ہے۔

۷۲۔ ابن ابی شیبہ کوئی کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ۲-۸۵، تاریخ بغداد بغدادی ۱۰-۷۱، ۶۶، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۲-۱۹۰، ۱۸، النجوم الزاہرۃ ابن تغری بردی ۲-۲۸۲۔

۷۳۔ ابوبکر صنعانی کے لئے دیکھیں النجوم الزاہرۃ ۲-۲۷۔

۷۴۔ بغی بن مخلد کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۲-۱۶۹۔

۷۵۔ ابوسفیان الکوفی کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۱-۵، ۲۳۹۔

۷۶۔ ابوسلمہ بصری سابق مرجع ۱-۲۶۲۔

۷۷۔ امام مالک بن انس کے حالات ملاحظہ فرمائیں (ان کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے، ایک روایت میں ۹۱ھ اور ایک میں ۹۴ھ ہے) وفيات الاعیان ابن خلکان ۱-۵۵۵، ۵۷۷، تهذيب الاسماء واللغات نووی ۲-۷۹، ۷۵، تذکرۃ الحفاظ ذہبی ۱-۹۸، ۹۳، تهذيب التهذيب ابن حجر ۱۰-۹، ۵، النجوم الزاہرۃ ابن تغری ۲-۹۷، ۹۶، البداية والنهاية ابن كثير ۱۰-۷۵، ۱۴۴، الاعلام الزركلي ۶-۱۲۸۔

۷۸۔ المدنی کے حالات کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد، ۶-۲۳۵۔

۷۹۔ عبدان کے حالات کے لئے دیکھیں ۲-۲۱۵۔

۸۰۔ ابو معشر طبری کے حالات کیلئے دیکھیں ۳-۳۵۸۔

۸۱۔ امام بخاری کے حالات حاشیہ نمبر ۲۹ پر گزر چکے ہیں، امام صاحب کے یہ دونوں زیور طبع سے آراستہ ہیں اور اہل علم میں مشہور ہیں۔

منج تخریج حدیث

- ۸۲۔ منذری کے حالات کیلئے دیکھیں البدایة والنہایة ابن کثیر ۲۱۲، ۱۳، تذکرة الحفاظ ذهبی ۹۸، ۱۹۳، تہذیب التہذیب ابن حجر ۱۰، ۹-۵، النجوم الزاهرة ابن تغری ۲، ۹۷، ۹۶، حسن المحاضرة سیوطی ۲۰۱، ۱، شذرات الذهب ابن العماد ۵، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ہدیة العارفین بغدادی ۵۸۶، ۱، معجم المؤلفین کحالة ۵، ۲۶۴۔
- ۸۳۔ ابن شاہین کے لئے دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۳-۱۱۔
- ۸۴۔ کشف الظنون حاجی خلیفہ ۸۲۔
- ۸۵۔ سابق مرجع۔
- ۸۶۔ سابق مرجع۔
- ۸۷۔ ابن ابی الدنیا کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں تاریخ بغداد بغدادی ۱۰، ۹۱، ۸۹، مروج الذهب المسعودی ۸-۱۰، ۹۰، ۲۰۹، تہذیب التہذیب ابن حجر ۶، ۱۳-۱۲، البدایة والنہایة ابن کثیر ۱۱، ۷۱، النجوم الزاهرة ابن تغری ۳، ۸۶، کشف الظنون ۳۸۰، معجم المؤلفین کحالة ۶، ۱۳۱۔
- ۸۸۔ امام احمد بن حنبل کے حالات کے لئے دیکھیں تاریخ بغداد بغدادی ۴، ۴۱۲-۴۲۳، وفيات الاعیان ابن خلکان ۱، ۲۱، ۲۵، حلیۃ الاولیاء ابو نعیم ۲-۱۸، ۷، تہذیب الاسماء واللفغات نووی ۱-۱۲، ۱۱، شذرات الذهب ابن العماد ۲، ۹۸-۹۶، امام احمد کی یہ کتاب دارالکتب العلمیہ بیروت سے طبع دوم ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی ہے۔

۸۹۔ عبد اللہ بن مبارک کے حالات دیکھیں شذرات الذهب ابن العماد ۱، ۲۹۵۔

۹۰۔ حالات کیلئے دیکھیں جمہرۃ انساب العرب بن حزم ۲۸۷، الانساب سمعانی ۲۶۱، تاریخ بغداد بغدادی ۳۹۶، ۱۳، یہ کتاب دار الصمیمی الریاض سے تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے ۲، ۱۳۱۵ھ۔ ۱۹۹۲ء عبد الرحمن عبد الجبار الفریوائی کی تحقیق ہے۔

۹۱۔ امام ابو یوسف کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۳، ۳۰۱، ۲۹۸۔

۹۲۔ امام شافعی کے حالات دیکھیں ”تاریخ بغداد خطیب بغدادی“ ۲-۷۳، ۵۶، وفيات الاعیان ابن خلکان ۸، ۵۶۵، تهذيب الاسماء واللغات نووی ۱، ۶۷، ۴۴، الحلیة ابو نعیم ۹-۱۶۱، ۶۳، ”النجوم الزاهرة ابن تغری بردی“ ۲، ۷۶، ۱۷۶، ”تهذيب التهذيب ابن حجر عسقلانی“ ۹، ۳۱، ۲۵، ”معجم المؤلفین کحالہ“ ۹، ۳۲۔

۹۳۔ ابو نعیم کے حالات دیکھیں لسان المیزان ابن حجر ۲، ۲۰۱، البداية والنهاية ابن کثیر ۱۲، ۴۵، تذکرة الحفاظ ذهبی ۳، ۹-۲۷۵، طبقات الشافعية سبکی ۳، ۱۱-۷، کشف الظنون حاجی خلیفہ ۵۳، ۱۱۶، ۲۹۲۔

منہج تخریج حدیث

۹۴۔ نووی کے حالات کے لئے ملاحظہ فرمائیں ”تذکرۃ الحفاظ ذہبی“ ۲۵۰، ۴، ۲۵۴، ”طبقات الشافعیہ سبکی“ ۶۸، ۱۶۷، ۵، ”النجوم الزاہرۃ ابن تغری“ ۶۷۶-۷، ”البدایۃ والنہایۃ ابن کثیر“ ۲۷۹، ۲۷۸، ۱۳، شذرات الذہب ابن العماد ۳۵۶، ۳۵۴-۵۔

۹۵۔ الاشبیلی کے حالات کیلئے دیکھیں شذرات الذہب ابن العماد ۲۷۱، ۴، تہذیب الاسماء واللغات نووی ۱-۳۹۲، ”وفیات الوفيات ابن شاکر الکتبی“ ۲، ۲۵۶، ”معجم المؤلفین کحالیہ“ ۹۲، ۵، محمد جعفر الکتانی کے بیان کے مطابق یہ کتاب سات جلدوں میں ہے الرسالة صفحہ ۱۲۵۔

۹۶۔ المقدی کے حالات کے لئے دیکھیں ”شذرات الذہب ابن العماد“ ۴، ۲۳۵۔

۹۷۔ الرسالة صفحہ ۱۳۷، ”شذرات الذہب ابن العماد“ ۵-۶، ۲۔

۹۸۔ ابن تیمیہ کے حالات کے لئے دیکھیں ”شذرات الذہب ابن العماد“ ۵، ۲۵۷-۸۔

۹۹۔ ابن ابی الدنیا کا ذکر حاشیہ نمبر ۸۶، میں گزر چکا ہے۔

۱۰۰۔ ابن حجر کے حالات حاشیہ نمبر ۵۲ میں گزر چکا ہے۔

۱۰۱۔ بیہقی کا حاشیہ نمبر ۶۰ میں گزر چکا ہے، اس کی یہ کتاب طبع شدہ ہے اور اہل علم میں متداول ہے۔

- ۱۰۲۔ العروى کے حالات دیکھیں ”شذرات الذهب ابن العماد“ ۲، ۳-۳۶۵۔
- ۱۰۳۔ المروزی کے حالات دیکھیں سابق مرجع ۲-۷-۶۶ یہ کتاب دارالکتب العلمیہ بیروت سے ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷ء میں پہلی مرتبہ طبع ہوئی ہے۔
- ۱۰۴۔ عبداللہ بن مبارک کے حالات دیکھیں ”شذرات الذهب ابن العماد“ ۱-۲۹۵۔